پرچمِ نبوی کی تحقیق

مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الاستفتاء

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل سیاسی ہماہمی اور انتخابی سرگرمیوں کے سلسلے میں جھنڈوں کا مقابلہ بھی ہورہاہے،ایک جماعت کاسیاہ اور سفید دھاریوں والا جھنڈاہے،وہ جماعت کہتی ہے کہ یہ پرچمِ نبوی ہے اور حدیث سے اس کا ثبوت دیاجاتاہے،کہتے ہیں،کہ حدیث شریف میں علمِ نبوی ﷺ کیلئے لفظ "النمرۃ" وارد ہواہے،جو علم مذکور کامصداق ہے کیاان لوگوں کا یہ بیان صحیح ہے؟اگر سیاہ وسفید دھاریوں والا جھنڈا استعمال کرنا حضور اقدس ﷺ سے ثابت ہے تو کیااس جھنڈے کو کوئی تقدس حاصل ہے اور کیااس کو دفع مصائب کے لئے گھروں پر لگادینادرست ہے؟یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ علم مذکور کے علاوہ دوسرے رنگوں کے جھنڈے استعمال کرنا بھی سیدالعربِ والعجم ﷺ سے ثابت ہے؟

المستفتی

محمد عبدالمنان مدینہ مسجد مشرقی پاکستان

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ ﷺ کا علم مبارک کس قسم اور کس رنگ کا تھا،اور موجودہ سیاسی پارٹیوں میں سے ایک پارٹی سیاہ وسفید دھاریوں والے علم کو علمِ نبوی کہتی ہے۔اس کی کیاحیثیت ہے؟یہ سوالات آج کل اطرافِ پاکستان سے آرہے ہیں،اور اس کو بلاوجہ بحث وجدال کاایک نیاموضوع بنادیاگیاہے،ایک پارٹی اپنے جھنڈے کو خصوصی طور پر علم نبوی کہنے پر مصر ہے،دوسری پارٹیاں اس کی مخالفت پر ہیں،اس لئے ضروری معلوم ہواکہ واقعہ کی اصل حقیقت مستند روایات حدیث سے واضح کردی جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ "عَلَم" کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی روایت کتبِ متداولہ،میں نہیں ملی،لفظ "لواء" اور "رایہ" کے الفاظ سے حدیث میں مختلف روایات آئی ہیں،"لواء" اور "رایہ" بھی جھنڈے ہی کو کہاجاتاہے۔

اس میں علمائے حدیث ولغت کااختلاف ہے کہ ان دونوں میں کیافرق ہے؟بعض کا قول یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں،بلکہ ایک ہی چیز کے دونام ہیں،اور اکثر حضرات نے فرق کیاہے،امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں لفظوں کے الگ الگ باب قائم کرکے اس فرق کی طرف اشارہ کیاہے۔

عام طور سے حضرات محدثین اور علمائے لغت کے اقوال سے یہ معلوم ہوتاہے کہ "لواء" بڑے جھنڈے کو کہتے ہیں،جوامیر المؤمنین کے ساتھ رہتاہے،اور مقامِ امیر کا پتہ دیتاہے،اور "رایہ" چھوٹے چھوٹے جھنڈے ہوتے ہیں،جو لشکر کے مختلف حصوں کے نشانات ہوتے ہیں،بعض حضرات نے اس کے برعکس بھی کہاں ہے،اور روایات حدیث وتاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتاہے کہ کبھی "لواء" کی جگہ "رایہ" اور "رایہ" کی جگہ "لواء" کالفظ بھی توسعاً استعمال کیاگیاہے۔اسی لئے بعض حضرات نے دونوں لفظوں کو ہم معنیٰ قرار دیاہے،اور جب آنحضرت ﷺ خود شریک جہاد ہوتے تھے توان دونوں یعنی لواءاور رایہ کی نسبت آنحضرت ﷺ کی طرف ہوتی تھی،لواءالنبی اور رایۃالنبی کہاجاتاتھا۔

عام روایات حدیث جن کا تفصیل بعد میں آتی ہے اس پر شاہد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کالواء مبارک (یعنی بڑاجھنڈا) سفید تھا،ترمذی کی روایت سے ثابت ہے کہ فتح مکہ کے وقت بھی سفید لواء ہی آپ ﷺ کے ساتھ تھا،اور بعض روایات سے کسی وقت سیاہ لواء کااستعمال بھی معلوم ہوتاہے۔(کَمَاذَکَرَہ ابنِ قیم فی الزاد)البتہ چھوٹے جھنڈے جو خاص قبائل اور لشکر کے مختلف حصوں کی علامت سمجھے جاتے تھے،وہ مختلف رنگ کے ثابت ہیں،ان میں سفید رنگ بھی ثابت ہے،سرخ بھی،زرد بھی،سیاہ بھی اور سیاہ وسفید کا مجموعہ بھی،جس کی تشریح شراح حدیث نے یہ کی ہے کہ اس میں سیاہ وسفید خطوط تھے،اور عمدۃ القاری میں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان مختلف رنگوں کی وجہ یہ بتلائی ہے،کہ اوقاتِ مختلفہ میں مختلف رنگ استعمال کئے گئے ہیں(قلت وجہہ الاختلاف باختلاف الاوقات عمدہ،ص233ج:14)

مجموعہ روایاتِ حدیث سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بڑاجھنڈاجو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتاتھاوہ تو عموماً سفید رہتاتھا،کیونکہ سفید رنگ آپ ﷺ کو محبوب تھا،اور کبھی سیاہ بھی استعمال ہواہے،اور لشکر کے مختلف حصوں کے لئے چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے سفید،سیاہ،سرخ،زرد،اور سیاہ سفید سے مرکب استعمال ثابت ہے،اس مجموعہ تعامل سے معلوم ہوتاہے کہ جھنڈوں کا کوئی خاص رنگ مطلوب ومقصود نہ تھا،بلکہ وقت پر جس رنگ کا کپڑا میسر آگیاوہ استعمال کرلیاگیا۔اور یہی اسلامی سادگی اور اسلامی تعلیمات کااصل مزاج ہے،سیرت حلبیہ کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتاہے کہ "رایۃ سوداء" جس کاذکر حدیث میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک چادر سے بنایاگیاتھا،یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ وقت پر جیسا کپڑا آسانی سے مل گیااس کو استعمال کرلیاگیا۔

اور یہ رواج جو آج کل تمام ممالک اور تمام اقوام میں چل گیاہے کہ ہر قوم اور ہر ملک کا جھنڈااور اس کا مخصوص رنگ وہیئت ایک مستقل قومی نشان سمجھاجاتاہے،اور اسی کو قوم کے اندازِ فکر کامظہر قرار دیاجاتا ہے،رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جھنڈے اس کام کے لئے استعمال نہ ہوتے تھے،بلکہ وہ صرف جنگ وجہاد میں نظم وضبط قائم رکھنے کے لئے تھے،اسی وجہ سے ان کے رنگ اور ہیئت کا مختلف اوقات میں

مختلف ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، اگر جھنڈوں کو مستقل قومی نشان اور اسلامی فکر و عمل کا آئینہ دار بنانا مقصود ہوتا، تو یہ صورت ہر گز نہ ہوتی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر مل گئی تو اسکا جھنڈا بنالیا اور کبھی کسی رنگ کا، کبھی کسی رنگ کا جھنڈا استعمال فرمایا، اِس زمانہ میں جو جھنڈے کو قومی نشان اور قومی اندازِ فکر کا مظہر بنا کر استعمال کیا جارہا ہے، یہ بھی اگرچہ کوئی ناجائز فعل نہیں، مگر اس کو سنتِ نبوی کہنا بھی درست نہیں۔ جس مخصوص رنگ کے جھنڈے کو ایک خاص پارٹی علم نبوی کہنے پر اصرار کرتی ہے، اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سیاہ وسفید رنگ کا جھنڈا بھی استعمال فرمایاہے، اسی لئے حدیث میں "سودامن نمرة" کا لفظ آیا ہے، شارحیں اس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ اس میں سیاہ وسفید خطوط کی آمیزش تھی، لیکن اس آمیزش کی ہیئت کیا تھی؟ خطوط کی تعداد کتنی تھی؟ دھاریاں تھیں تو اوپر سے نیچے کو تھیں یا کسی دوسری طرح ٹیڑھی تھیں، یا سیدھی؟ اس کی کوئی تفصیل روایات میں نہیں آئی، لہذا کسی خاص ہیئت و نوعیت کا تعین پھر اس کی خصوصیت اور اس میں خاص تقدس کا ادعاء بالکل غلط او بے دلیل ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی شخص یا جماعت اپنے جھنڈے میں ٹھیک ٹھیک وہی رنگ اور وہی ہیئت اختیار کرے جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، تب بھی اس کو علم نبوی یا پرچم نبوی کہنا ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی شخص سیاہ دستار استعمال کرے، اور چونکہ رسول اللہ ﷺ کا فتح مکہ اور دوسرے مواقع میں سیاہ عمامہ استعمال فرمانا مستند احادیث سے ثابت ہے تو وہ محض اس رنگ کے اشتراک کی بناء پر اپنی دستار کو دستار نبوی یا عمامہ نبویہ کہنے لگے۔

امت نے لباس اور رنگ وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کی متابعت کا ہر زمانہ میں بڑا اہتمام کیا ہے اور آپ کے ساتھ ادنی مشاکلت کے ثواب اور سعادت میں کوئی شک وشبہ نہیں، مگر یہ کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی نے اس اشتراک رنگ کی وجہ سے اپنی قمیص کو قمیص نبوی یا اپنی دستار کو دستار نبوی کہا ہو، جھنڈوں کے رنگ میں بھی امت نے ضرور آپ کے جھنڈوں کے رنگ وغیرہ کی متابعت کی کوشش ہر زمانہ میں کی ہوگی، لیکن یہ سننے میں نہیں آیا کہ اس متابعت کی وجہ سے کسی نے اپنے جھنڈے کو علم نبوی کہا ہو، آج بھی اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ سے مشابہت کی نیت سے سیاہ وسفید جھنڈا استعمال کیا، خواہ وہ مشابہت پوری بھی نہ ہو تو اس نیت کا ثواب اس کو ضرور ملے گا، مگر اس کو علم نبوی کہہ کر دوسروں پر اپنے تفوق جتاتے پھرنے کا کوئی جواز نہیں اس سے وہ ثواب بھی ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے، خاص طور سے عوام کو یہ جتانا جیسا کہ سوال میں کہا گیا ہے بالکل ہی بے اصل ہے کہ اس خاص ہیئت کا پرچم اگر مکانات پر لگایا جائے تو دفع مصائب کا ذریعہ بنے گا۔

اس کے علاوہ اس وقت قابل غور بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے مجموعی تعامل جس چیز کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی، کہ جھنڈے کا رنگ کیسا ہو اسی کو ایک سب سے بڑا مسئلہ بنادینا حدود سے کس قدر تجاوز ہے؟ کیا مقاصد اسلامیہ انہی دلائل سے ثابت کئے جاتے ہیں؟ اگر کوئی بری سے بری جماعت ٹھیک اس رنگ اور ہیئت کا جھنڈا استعمال کرنے لگے جو رسول اللہ ﷺ نے استعمال کیا تھا تو کیا یہ جھنڈے کا رنگ اس کی حقانیت کی دلیل اور اس کے تقدس کا ذریعہ بن سکتا ہے؟

(جواہر الفقہ جلد دوم ص 134)

خلاصہِ بحث

(1) حضور ﷺ کا جھنڈا آج کل کی طرح قومی نشان نہیں تھا بلکہ جنگ وجہاد کے موقع پر نظم وضبط کو قائم کرنے کی ایک ضرورت تھی

(2) آپ ﷺ کا جھنڈا کسی خاص رنگ کا نہیں ہوتا تھا بلکہ جس رنگ کا کپڑا بھی ملا بس اسے جھنڈا بنالیا

(3) اگر کسی خاص رنگ کی وجہ سے کوئی پرچم، نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب ہو سکتا ہے تو پھر ہر پارٹی اپنا جھنڈا آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنے کی جرات کرے گی۔

کیونکہ آپ ﷺ نے سرخ، سفید، کالا اور مخلوط رنگ کے جھنڈے استعمال فرمائے ہیں۔

(4) اپنے پرچم کو خاص رنگ کی وجہ سے پرچم نبوی کہنا ایسا ہے جیسے کوئی سفید کرتا پہن کر دعویٰ کرے کہ میرا یہ قمیص، قمیص نبوی ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے سفید کرتا استعمال فرمایا تھا۔

(5) آج کل کی جتنی پارٹیاں ہیں سب کے جھنڈوں تلے جمہوریت پل رہی ہے لہٰذا ان جھنڈوں میں سے کسی بھی جھنڈے کو آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کذب وافتراء ہے کیونکہ جمہوریت کا اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(6) اس خاص رنگ کی پرچم کا ادب کرنا اور اس کی بے ادبی کو گناہ سمجھنا غلط ہے۔

(7) اسی طرح اس کو پرچم نبوی کی نیت سے گھروں پر کھڑا کرنا اور باعث برکت سمجھنا جہالت ہے۔

(8) اور جھنڈوں میں کسی خاص ہیئت و نوعیت کا تعین پھر اس کی خصوصیت اور اس میں خاص تقدس کا ادعاء بالکل غلط او بے دلیل ہے۔

نوٹ:- جھنڈوں کا مسجدوں پر کھڑا کرنا بھی ٹھیک نہیں، کیونکہ مساجد اللہ کے گھر ہے اور سب مسلمان اس میں شریک ہیں جھنڈے لگا کر لوگ اسے ایک ہی پارٹی کے ساتھ منسلک کرینگے اور مسلمانوں کے اتفاق ختم کرنے کا سبب بنے گا۔